قسط ۵

تبرکات و نوادر
مشاہیر علماء کے خطوط

مکاتیب طیب

حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب قاسمی مدظلہ مہتمم دارالعلوم دیوبند

بنام حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مہتمم دارالعلوم حقانیہ

(۲۹)

حضرت المحترم المخدوم زیدت معالیکم

سلام مسنون، نیاز مقرون۔ کرمت نامہ باعث شرف سرفرازی ہوا۔ آپ حضرات سے زیادہ میں زیارت احباب کیلئے بے چین ہوں۔ ویزہ ملنے کی کوئی توقع نہ تھی۔ قضا و قدر سے مل گیا۔ تو صرف دس دن کا ملا۔ لاہور میں دس بیس دن اور اضافہ ہو گئے جس سے کراچی کے عزیزوں میں آسکا۔ اب توسیع مزید کی سعی کر رہے ہیں۔ اگر یہ توسیع ہو گئی تو مولانا عبید اللہ[1] صاحب اور احقر خود پروگرام بنا رہے ہیں کہ اکوڑہ اور بالاکوٹ چلیں گے۔ اللہ تعالیٰ کامیاب فرمادیں۔ کراچی سے بظاہر ۱۲ر جولائی کو روانگی ہوگی۔ اور وہاں سے جناب کے یہاں کا پروگرام بنے گا۔ بشرطیکہ ویزہ مل گیا۔ اور ساتھ ہی پاسپورٹ کی مدت میں بھی اضافہ ہو گیا۔ کیونکہ پاسپورٹ ہی ۵ر اگست ۱۹۶۸ء کو ختم ہو رہا ہے۔ اسی سے دو کوششوں میں لوگ لگے ہوئے ہیں۔ اور آئندہ کے یہ سارے پروگرام اسی توسیع پر موقوف ہیں۔

آپ کی علالت سے فکر ہے۔ حق تعالیٰ آپ جیسے مفاتیح خیر حضرات کو تادیر زندہ سلامت رکھے۔ اور آپکو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

تقریروں پر کچھ احقر نے اور کچھ احوال نے پابندیاں عائد کی ہوئی ہیں چنانچہ اب تک لاہور کراچی

---

[1] مولانا عبید اللہ مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور ابن حضرت مولانا مفتی محمد حسن امرتسری قدس سرہ۔

میں نہ کسی جلسہ میں شرکت کی نہ تقریر کی بظاہر یہی صورت حال وہاں کی حاضری کی صورت میں بھی رہے گی۔ میں اب کچھ کمزور بھی ہوگیا ہوں۔ اس لئے اس سے بچنا کچھ عمر کا بھی تقاضا ہے۔ اور اب تو ہر جھگڑے سے بچنے اور علیحدہ رہنے ہی کو دل بھی چاہتا ہے۔

دریں زمانہ رفیقے کہ خالی از خلل است — صراحی مئے ناب و سفینۂ غزل است

دوسرے مقصود اصلی زیارت احباب و بزرگان ہی ہوگا۔ سو اس میں تقریروں سے وہ مفاد بھی حاصل نہیں ہوگا۔ کاش! اس موقعہ پر حضرت مولانا عزیر گل صاحب[1] کی زیارت بھی میسر آجاتی۔ ان سے ایک قلبی تعلق ہے۔ اس لئے دل میں قدرتی تقاضا پیدا ہوتا ہے۔ اگر احقر کی حاضری مقدور ہو۔ تو خط یا تار سے اطلاع دوں گا۔ اس موقعہ پر اگر مولانا بھی تشریف لے آویں۔ تو سبحان اللہ ورنہ کوشش کریں گے۔ کہ وہاں کا ویزہ مل جائے۔ سب اکابر جامعہ اور شہر کے دوستوں اور بزرگوں کو سلام مسنون حافظ انوار الحق[2] سلمہٗ سے لاہور میں ملاقات ہوگئی تھی۔ مل کر خوشی ہوئی۔ حق تعالیٰ انہیں سعادت دارین سے نوازے۔ اور ماں باپ کے دل کی ٹھنڈک ثابت ہوں۔ والسلام۔ (موصولہ یکم اگست ۱۹۶۸ء)

---

(۴۰) حضرت المخدوم المعظم مخدومی حضرت مولانا عبدالحق صاحب دام مجدہٗ زیدت مکارمکم
شیخ الحدیث جامعہ حقانیہ زادہا اللہ افادۃً۔

سلام مسنون نیاز مقرون۔ کل جامعہ حقانیہ کا رسالہ[3] ملا۔ پڑھا۔ اس ناچیز اور ناکارہ کے بارے میں مضمون متعلقہ میں جو وقیع الفاظ تحریر فرمائے گئے ہیں وہ حوصلہ افزائی کی اعلیٰ ترین مثال ہے۔ ورنہ یہ ناکارہ کس قابل ہے۔ بزرگوں کا محض حسن ظن ہے۔ حق تعالیٰ اس ظن کے مطابق اس نالائق کو بنا دے۔ البتہ دارالعلوم کے بارے میں جو کچھ تحریر فرمایا گیا ہے۔ وہ ایک حقیقت واقعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ صاحب مضمون کو درجات عالیہ دارین میں عطا فرمائے۔ انشاء و ادب بھی ماشاء اللہ زبان اور سلاست بیان

---

[1] اسیر مالٹا تلمیذ حضرت شیخ الہند مرحوم۔ اللہ تعالیٰ ان کا سایۂ خیر و برکت قائم رکھے۔ مقیم میانگانو سکلی سخاکوٹ مالاکنڈ ایجنسی

[2] راقم کے تیسرے بھائی حافظ مولوی انوار الحق فاضل حقانیہ و ایم اے اسلامیات۔ مدرس دارالعلوم حقانیہ۔

[3] ماہنامہ الحق کے نقش آغاز شمارہ ستمبر ۶۸ء میں احقر راقم نے حضرت صاحب مکاتیب کے پاکستان آمد امد اس سلسلہ میں تقریر وغیرہ کی بعض بے جا پابندیوں پر ایک شذرہ لکھا جو حضرت کی نظر سے گذرا۔ اسکی تحسین فرمائی۔ راقم کے بارہ میں کلمات محبت محض ذرہ نوازی اور اصاغر کی حوصلہ افزائی کا ایک نمونہ ہے۔

کے بارے میں بھی قابلِ قدر اور لائقِ مدح تحسین ہے۔ یہ مضمون لوگوں کو اتنا پسند آیا کہ رسالہ مجھ سے چھین کر لے گئے۔ اور میں اس دستاویزِ نجات سے خالی رہ گیا۔ اس لئے درخواست ہے کہ اگر اس رسالہ کی دو تین کاپیاں مزید ارسال فرما دی جائیں تو عین لطف و کرم ہوگا۔ اور لوگ بھی اس کے خواہشمند نظر آتے ہیں۔ انہیں بھی دکھلا اور دے سکوں گا۔ جناب محترم کا تقریری[1] مضمون بھی سب پڑھا جو پشاور میں درسِ قرآن کا افتتاح فرماتے ہوئے القا فرمایا گیا ہے۔ سبحان اللہ علم کا ذخیرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ حضرات کو بایں افادہ و تعلیم تادیر زندہ و سلامت رکھے۔ اور اپنے دین کی خدمات اس سے زیادہ لے۔ آمین۔

امید ہے کہ مزاجِ گرامی بعافیت ہوگا۔ میری حاضری اکوڑہ انشاء اللہ ضروری ہے۔ یہاں اعزہ کے کچھ معاملات درپیش ہیں جنکی تکمیل کے لئے سب عزیزوں نے مجھے روک رکھا ہے۔ ورنہ دلی شوق اور داعیہ یہ ہے کہ جلد سے جلد حاضرِ خدمت ہوں، دعا کی درخواست ہے۔ مولوی سمیع الحق صاحب کو سلام مسنون دعا مقرون۔ والسلام۔

---

(۴۱)

حضرت المحترم زیدت معالیکم

سلام مسنون، نیاز مقرون گرامی نامہ عرصہ دراز کا آیا ہوا سامنے ہے۔ اور یاد یہ پڑ رہا ہے۔ کہ تو اب عرض کر چکا ہوں۔ ممکن ہے غلط یاد ہو۔ اس لئے احتیاطاً پھر جواب لکھنا ہی ضروری سمجھا۔ آنمحترم کی خیریت و عافیت مزاج کا خط سے اندازہ ہو کر بے غایت مسرت ہوئی۔

حق تعالیٰ جناب کو بایں افادیت قائم و دائم رکھے۔ آمین۔ جامعہ حقانیہ کے جلسہ کی شرکت عین سعادت ہے۔ مگر اختیاری نہیں ہے۔ اور اب تو اس سے بھی کچھ مایوسی سی ہو رہی ہے۔ کہ دیکھئے زندگی میں زیارت میسر ہوتی ہے۔ یا نہیں۔ اس لئے جلسہ کا توقف غیر اختیاری حالات پر نہ رکھا جاوے۔ اور یوں حق تعالیٰ حاضری سہل فرما دے۔ اور اسے سب قدرت ہے۔ وہ ملک القلوب اور مالک الرقاب ہے تو اس میں کسی جلسہ کی قید نہیں میری حاضری خود ہی جلسہ بن جائے گی۔ بہرحال دعاؤں کا خواستگار ہوں اور خود دعا کرتا ہوں۔

صاحبزادوں کو دعا۔ حاضرین وقت کی خدمت میں سلام مسنون۔ ریل میں خط لکھ رہا ہوں۔ الہ آباد کانپور کا سفر ہے۔ مستدعی دعا ہوں۔ والسلام۔

---

[1] یہ تقریر دعوات عبدیت حق کے سلسلہ کی ایک تقریر تھی جو قرآن ایک انقلابی کتاب کے عنوان سے اسی پرچہ میں شائع ہوئی تھی۔

(۴۲) حضرت المحترم المعظم دامت معالیکم۔
سلام مسنون نیاز مقرون۔ کرمت نامہ نے سرفراز فرمایا۔ آپ حضرات سے ملنے کو اتنا ہی دل تڑپتا ہے، جیسا کہ پیاسے کا دل پانی کیلئے تڑپ سکتا ہے۔ حاضری میں دیر ہی کسی تساہل کی بنا پر نیز مع مجبوری کی بنا پر ہے۔ ایسے پابند لوگوں پر کسی جلسہ کا توقف سوائے اس کے کہ آپ حضرات کی محبت وخلوص کا مرقع ہے۔ اور کیا عرض کیا جاسکتا ہے۔ میرے بس میں ہو تو میں اڑکر حاضر ہو جاؤں۔
اس کے سوا جو تاریخیں تجویز فرمائی گئی ہیں وہی تاریخیں بمبئی میں میرے نواسہ کی شادی میں ہم سب اہل خانہ جانے والے ہیں۔ اس لئے رجب کا پہلا عشرہ اس میں لگے گا۔ لیکن اس کے باوجود اگر ویزہ لبس کا ہوتا تو میں خود تاخیر کے لئے عرض کرتا۔ اس لئے جلسہ میں احقر کی دعا ہی شرکت کرسکتی ہے۔ اگر حق تعالی نے کسی موقعہ پر حاضری سہل فرما دی تو میں حاضر ہوکر مستقل جلسہ کرلوں گا۔ صاحبزادہ سلمہٗ کو دعا، سب حضرات اساتذہ کی خدمات میں سلام مسنون۔ اللہ تعالی جلسہ کو کامیاب فرمائے۔ جلسہ میں اگر پرسان حال حضرات آئیں تو میرا سلام پکار دیا جائے۔ عزیزان سالم واسلم سلام عرض کرتے ہیں۔ ۲۲ ۵/ ۸۷ ھ

---

(۴۳) حضرت المحترم زید مجدکم
سلام مسنون نیاز مقرون گرامی نامہ باعث انتفاع ہوا۔ پاسپورٹ تو مل گیا ہے۔ ویزہ سے انکار کردیا گیا ہے۔ اس لئے حاضری سے پھر معذوری ہوگئی ہے۔ دعا کی درخواست ہے۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔ والسلام۔ ۲۹ ۷/ ۸۸

---

(۴۴) حضرت المحترم زیدت معالیکم
سلام مسنون نیاز مقرون۔ گرامی نامہ نے سرفراز فرمایا۔ الحمد للہ بعافیت ہوں دعا گو اور دعا جو ہوں۔ جولائی کے پہلے ہفتے میں حاضری کا قصد ہے۔ اگر ویزہ مل جائے، روانگی کی اطلاع دوں گا۔ دعا کی ہمہ وقت درخواست ہے۔ اب کچھ کمزور بھی ہوگیا ہوں حسن خاتمہ کی دعا دل سے فرمادیں۔ یہاں الحمد للہ سب بعافیت ہیں۔ اہل جامعہ کی خدمات میں سلام مسنون عرض ہے۔ ۳ ۵/ ۸۸ ھ

---

(۴۵) حضرت المحترم زیدت معالیکم
سلام مسنون، نیاز مقرون۔ مزاج گرامی۔ جناب گرامی سے رخصت ہوکر بعافیت تمام دیوبند

پہنچا۔ باڈلہ پر دس گیارہ حضرات مع مولوی سالم و مولوی اسلم سلمہٗ موجود تھے۔ پھر سہارن پور اسٹیشن پر ایک بڑا مجمع حضرات علمائے کرام کا موجود تھا۔ سہارن پور کار آگئی تھی۔ اس سے دیوبند پہنچا۔ الحمد للہ سب کو خیریت ہے۔ آپ کی محبتیں اور خلوص دل پر نقش ہیں۔ ہر وقت دعاگو ہوں۔ اور دعاجو ہوں۔ سالم و اسلم و اعظم سلمہٗ سلام عرض کرتے ہیں۔ اور دعاء کی درخواست کرتے ہیں۔ یہاں بحمد اللہ بہمہ وجوہ خیریت ہے۔ پرسوں سورت راندیر کے سفر پر روانہ ہو رہا ہوں۔ امید ہے کہ جناب بعافیت ہوں گے۔ والسلام۔ ۲ ش ۸۸ھ

حضرت المحترم المخدوم زیدت معالیکم۔

(۴۶) سلام مسنون نیاز مقرون۔ گرامی نامہ بجواب عریضہ احقر صادر ہو کر موجب سعادت و برکت ہوا۔ لیکن اس والانامہ میں خبر وحشت اثر انتقال پر ملال صاحبزادی[2] صاحبہ سے بے حد قلق و صدمہ ہوا۔ اور اس میں اضافہ خورد سال بچی[3] کا بے ماں کے رہ جانے سے ہوا۔ حق تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے۔ اور اعلیٰ علیین میں مقام بلند نصیب فرمائے۔ اور اسکی نشانی اس بچی کو زندہ سلامت رکھے۔ اور خوش نصیب بنائے ــــ اولاد اور اسمیں بھی بچی کا اور اس ــــ حالت میں گذر جانا حقیقتاً ناقابل برداشت صدمہ ہے۔ لیکن حق تعالیٰ نے جو علم و فضل اور اخلاق بلند جناب کو عطا فرمائے ہیں۔ وہی اس موقع پر جناب کیلئے اور سب پسماندوں کے لئے وجہ تسلی ہو سکتے ہیں۔ ان للہ ما اخذ ولہ ما اعطی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ میری طرف سے سارے اہل خانہ بالخصوص عزیزم سمیع الحق صاحب سلمہٗ کو مضمون تعزیت پیش فرمائے دیا جاوے۔ حق تعالیٰ آپ سب حضرات کے قلوب کو صابر و شاکر بناکر اپنے دین اور علم کا کام زیادہ سے زیادہ لے اور آپ سب حضرات کو توفیق میسر فرمائے آمین

یہ ناکارہ بحمد اللہ بعافیت ہے۔ پاکستان سے واپس ہو کر دو ہی دن کے بعد بمبئی بڑودہ سورت وغیرہ کا سفر پیش آگیا۔ ابھی دو چار دن ہوئے وہاں سے واپس ہوا ہوں۔ اہل بمبئی کا اصرار ہے کہ رمضان شریف وہاں گذاروں۔ قصد کر لیا ہے۔ حق تعالیٰ پورا فرمائے۔ اور کام کی توفیق بخشے ــــ مستدعی دعا ہوں۔ بچی مرحومہ کے ایصال ثواب کیلئے دار العلوم میں ختم کرایا جا رہا ہے[4] حق تعالیٰ اسے قبول فرمائے۔ ۲۰ ش ۸۸ھ

۱؎ حضرت کے تینوں صاحبزادگان گرامی مرتبت۔ ۲؎ ہمشیرہ مرحومہ کی وفات مورخہ ۲۲-۲۳ اکتوبر ۶۸ء کی درمیانی شب پہ یہ تعزیتی والانامہ لکھا گیا۔ ۳؎ عزیزہ ثمینہ جو پیدائش کے فوراً بعد والدہ کے سایہ سے محروم رہ گئی۔ ۴؎ مرحومہ کی اس سے بڑھ کر خوش نصیبی کیا ہوگی کہ برصغیر کے اہم علمی و دینی اداروں اور مراکز میں دعائیں کی گئیں۔